قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 23 جون 2021ء | 12 ذوالقعدہ 1442 ہجری قمری | جلد: 3 | شمارہ: 148

فرمانِ رسول ﷺ

مسلمان کی تعریف

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جوشخص ہماری طرح نماز پڑھے اور اس میں ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول نے لے لی ہے۔ پس اللہ کی ذمہ داری کی بے حرمتی نہ کرو۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل استقبال القبلۃ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

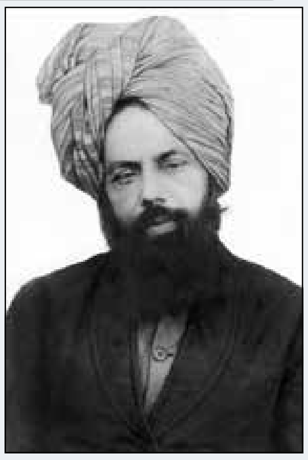

نماز کیا ہے؟

نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے۔ مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کے غناء ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا، تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہے بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے۔ اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہیے وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظّ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اُٹھا سکتا۔ اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو عبادتِ الٰہی میں حظّ اور لذت نہیں پاتے۔ ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیے۔ کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لیے لذت اور سُرور نہ ہو۔ لذت اور سُرور تو ہے مگر اس سے حظّ اُٹھانے والا بھی تو ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (الذاریات:57)

اب انسان جب کہ عبادت ہی کے لیے پیدا ہوا ہے۔ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سُرور بھی درجہ غایت کا ہو۔ اس بات کو ہم اپنے روز مرہ کے مشاہدہ اور تجربے سے خوب سمجھ سکتے ہیں۔مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کے لیے پیدا ہوئی ہیں تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا ہے؟ کیا اس ذائقہ، مزے اور احساس کے لیے اُس کے منہ میں زبان موجود نہیں۔ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات، حیوانات ہوں یا انسان حظّ نہیں پاتا؟ کیا دل خوش کُن اور سُریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے؟ پھر کیا کوئی دلیل اَور بھی اس امر کے اثبات کے لیے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذت نہیں۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 159-160۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

ارشادِ باری تعالیٰ

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا ﴿۷۹﴾

(بنی اسرائیل: 79)

ترجمہ: سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو کر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اُس کی گواہی دی جاتی ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس نماز کی طرف توجہ ہر احمدی کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ لیکن کس طرح؟ کیا صرف ایک دو نمازیں؟ نہیں، بلکہ پانچ وقت کی نمازیں۔ اگر یہ نہیں تو عبادت کے معیار حاصل کرنے کا ابھی بہت لمبا سفر طے کرنا ہے۔ پہلوں سے ملنے کے لئے ابھی بہت محنت کی ضرورت ہے۔ پانچ فرض نمازیں تو وہ سنگ میل ہے جہاں سے معیاروں کے حصول کا سفر شروع ہوتا ہے۔ پانچ نمازیں تو نیکی کا وہ بیج ہے جس نے پھلدار درخت بننا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

’’تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے، اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 221)

جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا کہ نمازیں نیکی کا بیج ہیں پس نیکی کے اس بیج کو ہمیں اپنے دلوں میں اس حفاظت سے لگانا ہوگا اور اس کی پرورش کرنی ہوگی کہ کوئی موسمی اثر اس کو ضائع نہ کر سکے۔ اگر ان نمازوں کی حفاظت نہ کی تو جس طرح کھیت کی جڑی بوٹیاں فصل کو دبا دیتی ہیں یہ بدیاں بھی پھر نیکیوں کو دبا دیں گی۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ اپنی نمازوں کی اس طرح حفاظت کریں اور انہیں مضبوط جڑوں پر قائم کر دیں کہ پھر یہ شجر سایہ دار بن کر، ایسا درخت بن کر جو سایہ دار بھی ہو اور پھل پھول بھی دیتا ہو، ہر برائی سے ہماری حفاظت کرے۔ پس پہلے نمازوں کے قیام کی کوشش ہوگی۔ پھر نمازیں ہمیں نیکیوں پر قائم کرنے کا ذریعہ بنیں گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی کی شناخت یہی بتائی ہے۔

پس ہر احمدی خود اپنے جائزے لے، اپنے گھروں کے جائزے لے کہ کیا ہم اپنی اس شناخت کو قائم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہم اس طرح پہچانے جاتے ہیں کہ عابد بھی ہیں اور اعلیٰ اخلاق بھی اپنے اندر رکھے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو پورا کرنے والے ہیں۔ یہ جائزے جو

بقیہ صفحہ 3 پر

اس شمارہ میں

- فحش گوئی اور نعرۂ تکبیر (منظوم)
- افضال الٰہی اور اس کی رحمتیں
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- برکینا فاسو کے ریجن بانفورا میں عطیہ خون

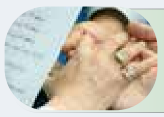

دربارِ خلافت

نومبائعین کی پاک روحانی تبدیلی کے چند واقعات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

بعض کمزور ایمان والوں کو، کم علم کو (پہلے بھی جس کا مَیں گزشتہ دنوں میں دو دفعہ ذکر کر چکا ہوں)۔بعض ویب سائٹس نے وسوسوں میں ڈالا ہوا ہے۔ گو متأثر ہونے والے ایسے چند ایک لوگ ہیں لیکن لوگوں کے دلوں میں بہر حال وسوسے پیدا ہوتے ہیں، بے چینی پیدا ہوتی ہے لیکن یہ امریکن نوجوان جو عیسائی تھا اس نے مخالف ویب سائٹس بھی دیکھیں پھر جماعت کی ویب سائٹ دیکھی اور موازنہ کیا، پھر دعا کی اور اس کے بعد اُس کے حقیقت سامنے آئی اور اُس نے احمدیت کے ذریعے سے اسلام قبول کر لیا۔تو ہمارے نوجوانوں کو، بچوں کو خاص طور پر جو نئے نئے ابھی ٹین ایج (Teenage) میں ہوتے ہیں بعض دفعہ لوگ انہیں بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو دوستیوں کی وجہ سے اُن کو بھڑکایا جاتا ہے، اُن کو بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے اور پھر دنیاوی لحاظ سے بھی کسی کمپلیکس میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعلیم دلائل سے بھری ہوئی ہے کیونکہ یہ حقیقی اسلام کی تعلیم ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں بھی اپنے دعوے کی سچائی کو ثابت کیا ہے کسی بھی پہلو سے ثابت کیا ہے وہاں دلیل سے ثابت کیا ہے، اس لئے کوئی کمپلیکس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ضرورت ہے تو ہمیں دینی علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح انصر عباس بھٹی صاحب مبلغ بینن لکھتے ہیں کہ آلاڈا (Alada) ریجن کے گاؤں لوکولی (Lokoli) میں جلسہ نومبائعین رکھا اور اس میں دورانِ تقریر لوگوں کو ایک مسلمان کی ذمہ داریاں بتانی شروع کیں۔ جلسے کی اختتامی تقریب کے بعد ایک غیر احمدی مولوی وہاں آیا اور لوگوں کو بہکانے اور پھسلانے کی کوشش کی کہ اگر تم نے ان لوگوں کو مان لیا ہے، یہ جو لوگ احمدی ہیں تم سب نے آگ میں چلے جانا ہے۔ یہ سب لوگ جہنمی ہو جائیں گے۔ فوراً توبہ کا اعلان کرو اُس نے کہا کہ تمام ائمہ مسلمہ ان کو جہنمی قرار دیتے ہیں (مسلمان علماء جو ہیں، پڑھے لکھے لوگ جو ہیں، امام جو ہیں، اور مسلمانوں کے جو لیڈر ہیں، وہ احمدیوں کو جہنمی قرار دیتے ہیں) تو تم کس جہنم میں گرنے لگے ہو؟ یا گر گئے ہو۔تم لوگ سب ان لوگوں کے ساتھ جہنمی ہو جاؤ گے۔ پھر کہنے لگا کہ پاکستان کے مسلمان ان کو پسند نہیں کرتے، وہاں بھی ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ اس پر ہمارے معلم صاحب نے سارے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ مولوی صاحب ہمارے مہمان ہیں۔ ہم ان کی عزت کرتے ہوئے ان سے صرف یہ پوچھتے ہیں کہ جو یہ کہہ رہے ہیں کیا خدا کے پاک کلام قرآن کریم سے یہ ثابت کر سکتے ہیں؟ کیا قرآنِ کریم اس کی تصدیق کرتا ہے۔قرآن کو بنیاد بنا کر ہم بات کرتے ہیں۔ اگر قرآن ان کا ساتھ دیتا ہے تو ہم سب ان کی بات مان لیں گے۔ ہاں اگر قرآن ہمارے ساتھ رہتا ہے تو پھر ہم قرآن کو نہیں چھوڑ سکتے۔تو یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ مولوی صاحب جھٹ بولے، کہنے لگے کہ قرآن کو کیوں لیں۔ بینن کے تمام ائمہ آپ کو غلط کہتے ہیں تو ہمیں قرآن کی طرف جانے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ غلط ہیں بس کافی ہیں غلط ہیں کوئی دلیل کی ضرورت ہی نہیں۔ آپ لوگ جہنمی ہیں (دیکھیں خود ہی فیصلہ کر دیا۔ گویا خدا بن بیٹھے ہیں)۔ اس کو دیکھ کر ہمارے نومبائعین جو تھے وہ جوش میں آ گئے۔ وہاں اکثریت نومبائعین کی تھی کہ اگر تمہیں قرآن کی ضرورت نہیں ہے تو ہمیں تمہاری بھی ضرورت نہیں ہے اور یہاں سے نکل جاؤ اور اُسے مسجد سے نکالنے کی کوشش کرنے لگے۔ ہمارے معلم صاحب نے بڑا اُن کو سمجھایا کہ یہ ہماری جگہ پر آئے ہیں ذرا تحمل سے، ذرا برداشت سے کام لو، اخلاق سے کام لو، یہ طریق اچھا نہیں ہے لیکن لوگوں میں اس بات کو سُن کر اتنا جوش پیدا ہوا کہ اُنہوں نے اُس مولوی کو مسجد سے نکال دیا۔

بقیہ صفحہ 7 پر

فحش گوئی اور نعرۂ تکبیر

ایک چشم دید وگوش شنیدہ منظر سے متأثر ہو کر
ہماری جان فدا سید الوراءؐ کے لئے
سبھی نثار ہیں اس شاہِ دو سراؐ کے لئے
بروئے کار ہے شیطاں نقاب برانداز
”بدی“ کو ”خوب ہے“ ہم کیوں کہیں ریا کے لئے
طریق شرع نہیں اسوۂ رسولؐ نہیں
مقام شرم ہے یہ ”غول“ اتقیا کے لئے
نبیؐ کے نام مقدس کی آڑ لے لے کر
وفا کی شان دکھانے چلے جفا کے لئے
جو رہن ہو چکی ابلیس کے خزانے میں
وہ ”روح“ نذرِ شہنشاہِ انبیاءؐ کے لئے؟
دہان کھلتے ہی اڑتی ہے بوئے طاغوتی
نہیں! یہ لب نہ ہلیں ذکرِ مصطفیٰؐ کے لئے
یزیدی فعل زبانوں پہ ” یا علی “ توبہ
یہ اور تیر چلے آلِ مرتضیٰؓ کے لئے
اسی زباں سے اسی وقت گند بک بک کر
خدا کا نام نہ لو ظالمو! خدا کے لئے

درعدن ایڈیشن 2008ء صفحہ 56-57

آج کی دعا

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْإِسْلَامِ قَآئِماً وَاحْفَظْنِيْ بِالْإِسْلَامِ قَاعِداً وَاحْفَظْنِيْ بِالْإِسْلَامِ رَاقِداً وَلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا حَاسِداً۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَآئِنُهٗ بِيَدِكَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَآئِنُهٗ بِيَدِكَ

(المستدرك على الصحيحين للحاكم ،كِتَابُ الدُّعَاءِ، وَالتَّكْبِيْرِ، وَالتَّهْلِيْلِ، وَالتَّسْبِيْحِ وَالذِّكْرِ)

ترجمہ: اے اللہ! ہر حال میں میری اسلام کے ساتھ حفاظت فرما۔ کھڑے ہوئے بھی، اور بیٹھے ہوئے بھی اور لیٹے ہوئے بھی۔ اور کسی حاسد دشمن کو میرے پر خوش نہ کرنا۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر وہ خیر مانگتا ہوں جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اور میں تجھ سے ہر اس شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے۔

یہ سید و مولیٰ پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حفاظتِ الٰہی اور طلبِ خیر کی پیاری دعا ہے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

اداریہ

افضال الٰہی اور اس کی رحمتیں

سورۃ النور کے آغاز پر اللہ تعالیٰ نے چار مقامات پر یکے بعد دیگرے فضل اور رحمت کے نزول کا ذکر یوں کیا ہے:

1۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتے۔۔۔ (تو تمہارا کیا بنتا)

(النور:11۔ ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

2۔ اگر دنیا اور آخرت میں تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتے تو اس (فتنہ) کے نتیجہ میں جس میں تم پڑ گئے تھے ضرور تمہیں ایک بہت بڑا عذاب آلیتا۔

(النور:15۔ ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

3۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتے۔۔۔ (تو تم میں بے حیائی پھیل جاتی)

(النور:21۔ ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

4۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتے تو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہوسکتا۔

(النور:22۔ ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

ان کے علاوہ قرآن کریم میں کئی ایک مقامات پر فضل اور رحمت کا ذکر فرمایا ہے۔ اکثر مقامات پر فضل کو رحمت پر ترجیح دی ہے۔ جس میں سورۃ النور کے مندرجہ بالا چار مقامات شامل ہیں۔ اور سورۃ النساء میں اللہ اور رسول کی اطاعت کی وجہ سے درجہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ملنے کا ذکر ہے وہاں بھی اِسے اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل قرار دیا ہے۔ نیز سورۃ الجمعہ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کی پیشگوئی کے ساتھ فضل کا ذکر ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں جہاں فضل اور رحمت کا ذکر فرمایا ہے وہاں اکثر مقامات پر فضل کو رحمت پر فوقیت دی ہے۔ سورۃ النور کے مندرجہ بالا چار مقامات کے علاوہ دیکھیں۔ البقرہ:65، النساء:84، 114، یونس:59 وغیرہ وغیرہ۔

احادیث میں بھی آنحضرت ﷺ نے اکثر مقامات پر فضل کو رحمت پر فوقیت دی ہے۔ ہاں جہاں رحمت کا ذکر ہے یا رحمت کا فضل سے قبل ذکر ہے وہاں ایک انسان کی محنت، اس کے عمل سے رحمت کو جذب کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ جیسے آیت استخلاف کے بعد خلافت کے دوام کو نماز، زکوٰۃ اور اطاعت سے مشروط کیا ہے وہاں فرمایا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم میں سات مقامات پر لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ کا ذکر ہے۔ وہاں اس رحم کو انسان کے نیک اعمال سے باندھا گیا ہے۔ جیسے سورۃ الاعراف کی آیت 205 میں مومنوں کو نصیحت یہ کی گئی کہ قرآن پڑھے جانے کے وقت اُسے خاموش رہ کر سُنو تا تم پر رحم کیا جائے۔

پھر سورۃ الانعام آیت 156 میں بابرکت کتاب کی پیروی کرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین ہے تا تم پر رحم کیا جائے۔

سورۃ الحجرات جو حقوق العباد اور ماحول میں بسنے والے لوگوں سے حسن سلوک کے احکام لئے ہوئے ہے میں لکھا ہے: فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الحجرات:11) کہ بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ اور تقویٰ اختیار کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔

اس مضمون کی تائید احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کا عمل اس کو جنّت میں داخل نہیں کرے گا اور آگ سے نجات نہیں دے گا سوائے اس کے کہ اللہ کی رحمت نازل نہ ہو۔ صحابہؓ نے آقا رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا۔ آپ کے اعمال بھی نہیں! تو آپ نے نفی میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ''میں بھی۔ جب تک اللہ کی رحمت مجھے ڈھانپ نہ لے۔''

(مسند احمد بن حنبل)

ایک دفعہ حضرت مرزا بشیر احمدؓ اور حضرت مرزا شریف احمدؓ کے مابین اس بات پر جھگڑا ہوا کہ دولت اچھی ہے یا علم۔ اسی دوران حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہاں سے گزر ہوا اور آپؑ نے دونوں بھائیوں میں ہونے والی گفتگو سُن کر فرمایا کہ نہ دولت اچھی ہے نہ علم، اللہ کا فضل اچھا ہے۔

تو گویا یوں کہا جاسکتا ہے کہ ایک مومن کے اعمال رحمت کو جذب کرنے کا موجب ہوتے ہیں اور یہ رحمت اللہ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے۔ اس کو یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل انسان پر نازل ہوتا ہے جس کی بدولت وہ نیک اعمال بجالاتا ہے جو رحمت کو جذب کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی نماز جمعہ کے بعد اللہ کے فضل کی جستجو کرنے کے لئے کاروبار پر جانے کا حکم دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اُس کی توفیق شامل حال نہ ہو اور اُس کا فضل عطا نہ ہو اور یہ توفیق اور فضل دُعا سے ملتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 394)

پھر فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ ورنہ نکمّی شے کی طرح تم پھینک دیئے جاؤ گے۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 400)

پھر گناہ اور اس کے علاج کو نہایت اچھوتے انداز میں یوں بیان فرمایا:

''اس وقت جیسے طاعون پھیلی ہے اور سوائے خدا کے فضل کے نجات نہیں۔ اسی طرح گناہ کی طاعون ہے اور اس سے بچنے کے لئے خدا کے فضل کی ضرورت ہے۔ جیسے جسمانی حالت اور قویٰ میں دیکھا جاتا ہے۔ کسی کی کوئی قوت کمزور ہوتی ہے اور کسی کی کوئی۔ یہی حال گناہوں کا ہے کہ بعض انسان خاص گناہوں کے ترک میں کمزور۔ پس جس گناہ کے چھوڑنے میں جو اپنے آپ کو کمزور پاوے اس کو نشانہ بنا کر دُعا کرے تو اُسے فضل خدا سے قوت عطا ہوگی۔''

(ملفوظات جلد6 صفحہ 414)

پھر ایک موقع پر فرمایا:

''بیمار اگر طبیب کی پوری اطاعت نہیں کرتا تو اس سے کیا فائدہ؟ ایک عارضہ تو نہیں تو دوسرا اس کو لگ جائے گا اور وہ اس طرح پر تباہ اور ہلاک ہوگا۔ دنیا میں اس قدر آفتوں سے انسان گھرا ہوا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہی کا فضل اس کے شامل حال نہ ہو اور اس کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو تو پھر سخت خطرہ کی حالت ہے۔ پنجابی میں بھی ایک مصرعہ مشہور ہے ؏ جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔ یہ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ ہی کا ترجمہ ہے۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 378)

اللہ تعالیٰ کے ہم پر نازل ہونے والے فضلوں کو بار بار یاد کر کے اُس اللہ کے شکر گزار بندے بننے کی ضرورت ہے تا ہم افضال کو پہلے سے بڑھ کر سمیٹنے والے ہوں۔ انفرادی طور پر بھی اور من حیث الجماعت بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی
فَسُبْحَانَ الَّذِيْ اَخْزَى الْاَعَادِيْ

(ابو سعید)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت ...... از صفحہ 1

ہم لیں گے تو یہ جائزے یقیناً ہمارے تزکیہ کے معیار کو اونچا کرنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ:

''نماز ہی ایک ایسی نیکی ہے جس کے بجالانے سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ انسان اس میں کمزور رہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس قدر اصلاح اپنی کرے گا وہ اسی ذریعہ سے کرے گا۔ پس اس کے واسطے پاک صاف ہونا شرط ہے۔ ... جب تک گندگی انسان میں ہوتی ہے اُس وقت تک شیطان اس سے محبت کرتا ہے۔''

(البدر جلد 2 نمبر 4 مورخہ 13 فروری 1903ء صفحہ 27)

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا شیطان کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جس ہتھیار کی ضرورت ہے وہ نماز ہے۔ اور شیطان ہمیشہ اس کوشش میں رہے گا کہ یہ ہتھیار مومن سے چھن جائے۔

پس جس طرح ایک اچھا سپاہی کبھی اپنا ہتھیار دشمن کے ہاتھ لگنے نہیں دیتا۔ ایک حقیقی مومن بھی کبھی اپنے اس ہتھیار کی حفاظت سے غافل نہیں ہوتا۔ انسانی فطرت ہے کہ برائیوں کی طرف بار بار توجہ جاتی ہے اس لئے اس کی حفاظت بھی ایک مستقل عمل چاہتی ہے اور اس کی مستقل حفاظت کے لئے، اس مستقل عمل کو جاری رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ نمازوں کی حفاظت کرو۔

(خطبہ جمعہ 15/ فروری 2008ء)

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 29)

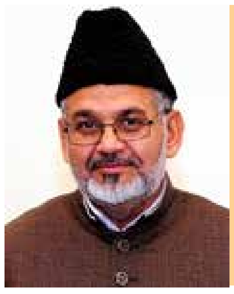

الاخبار نے اپنی اشاعت 26 جولائی 2006ء صفحہ 11 پر خاکسار کا عربی میں ایک مضمون بعنوان حقیقۃ الجہاد خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

نوٹ: جیسا کہ ازیں قبل بتایا گیا ہے کہ جہاد کے بارے میں مسلمانوں کا غلط تصور اور پھر جہاد کے غلط معانی اور مسلمانوں کے طرز عمل نے اسلام کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ جہاں مسلمانوں میں جہاد کے معنی کی غلط تفسیر ذہنوں میں بیٹھی ہوئی ہے وہاں پر اس وجہ سے غیرمسلموں میں بھی وہی اثر پایا جاتا ہے۔ اور اس وجہ سے وہ مسلمانوں کو دہشت گردی کا تمغہ پہناتے تھکتے نہیں۔ مسلمان ملکوں میں تو یہ بات پائی ہی جاتی ہے غیرمسلم ممالک میں جہاں جہاں مسلمان آکر آباد ہوئے یہ جہاد کے غلط معانی اپنے ساتھ لے کر آئے ہیں۔ چنانچہ امریکہ کے بعض حصوں میں مثلاً عربوں کی بہت بڑی آبادی ہے لاس اینجلس، نیویارک اور شکاگو کے علاقوں میں۔ یہاں پر ان کے اخبارات بھی کثیر تعداد میں شائع ہوتے ہیں اور تجارت میں بھی ان کا بہت اچھا ہولڈ ہے۔ جس میں مسلمان عرب بھی ہیں اور مسلمانوں کی نسبت عیسائی بھی بہت زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ صرف امریکن لوگوں کا ہی سوال نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کا اور دوسری قوموں تک پہنچنے میں اخبارات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی لحاظ سے عربوں میں جو جہاد کے بارے میں خواہ مسلمان ہوں یا عیسائی بھی غلط تصور پایا جاتا ہے۔ خصوصاً 11/9 کے بعد تو بہت زیادہ غلط فہمی پیدا ہوگئی تھی۔ چنانچہ لاس اینجلس کے علاقہ میں جتنے بھی عرب اخبارات ہیں خاکسار نے حتی الوسع ان سب سے رابطہ کی پوری پوری کوشش کی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک حد تک کامیابی بھی ہوئی جس کا کچھ ذکر پہلے بھی ہوچکا ہے۔ جہاد کے بارے میں خاکسار نے جو مضمون لکھا تھا اس کا عربی ترجمہ مکرم عابد ادلبی صاحب نے کیا جو اس اخبار نے شائع کیا۔

اس مضمون میں خاکسار نے جہاد کی اقسام، قرآن کریم سے اور جہاد کے لغوی معنی اور اس زمانے میں کس قسم کا جہاد ہمیں کرنا چاہئے نیز آنحضرت ﷺ کی جنگیں صرف اور صرف دفاعی جنگیں تھیں۔ نیز مضمون میں اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ دین کے معاملہ میں جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا ہے لَآ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ جبر نہیں ہے۔ ہر شخص کو جو چاہے وہ دین اختیار کرے۔ پوری آزادی ہے کیونکہ دین بندے اور خدا کے درمیان ہے۔

’چینو چیمپئن‘ اخبار نے اپنی اشاعت میں ’’مسلم اجتماع‘‘ کے عنوان سے مختصراً خبر دی کہ احمدیہ مسلم نوجوانوں نے اپنا ریجنل اجتماع سین ہوزے میں 27-28 مئی کو منعقد کیا جس میں 150 سے زائد نوجوانوں نے شرکت کی۔ اس اجتماع میں علمی ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ امام شمشاد ناصر مشنری ویسٹ کوسٹ نے اجتماع کے آخر پر اپنے ریمارکس دیئے۔

’اردو لنک‘ نے اپنی اشاعت 28 جولائی تا 3 اگست 2006ء صفحہ 6 پر ’’دین کی باتیں‘‘ کے تحت خاکسار کا مضمون قرآن کریم کے محاسن، فضائل اور برکات کی اگلی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے اسلام کے ایک اہم رکن زکوٰۃ کی اہمیت کے بارے میں بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عبادت کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں پر حقوق العباد کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ اور اس کے لئے زکوٰۃ کا نظام بھی رکھا ہے۔ خاکسار نے قرآن کریم کی 6 آیات مع ترجمہ درج کی ہیں جن میں زکوٰۃ کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ پھر اسلام میں زکوٰۃ کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔

اس ضمن یں چند احادیث کا بھی ذکر ہے۔ مثلاً حضرت معاذ کو جب یمن بجھوایا گیا تو آپؐ نے ان کو یہ نصیحت فرمائی کہ ان کو توحید کی دعوت دیں، پانچ نمازیں اور پھر ان کے اموال پر زکوٰۃ ہے جو دولتمندوں سے لے کر غرباء کو دی جائے گی۔ پھر حضرت ابوبکرؓ صدیق کے نزدیک زکوٰۃ کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ آپؓ نے فرمایا تھا خدا کی قسم جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا میں اس سے لڑوں گا۔

مضمون کے آخر میں زکوٰۃ اور انکم ٹیکس کے فرق کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

’انڈیا ویسٹ‘ نے اپنی اشاعت 28 جولائی 2006ء میں C-34 پر کمیونٹی بریف سیکشن میں ہماری ایک مختصراً خبر دی جس کا عنوان ہے احمدی مسلم نوجوانوں کا اجتماع‘‘

اخبار نے لکھا کہ احمدیہ مسلم نوجوانوں نے (خدام الاحمدیہ) اپنا سالانہ اجتماع سین ہوزے میں منعقد کیا جس میں 150 سے زائد نوجوان شامل ہوئے جن میں نیشنل آفس ہولڈرز برائے یوتھ بھی تھے مثلاً محمود قریشی نائب صدر خدام الاحمدیہ یو ایس اے، کلیم احمد، معاون صدر نعیم محمد، امام ارشاد ملہی اور شمشاد ناصر۔

اخبار نے مزید لکھا کہ اجتماع کے موقعہ پر نوجوانوں کے علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ شام کو ایک سوال جواب کی مجلس بھی ہوئی جس میں جہاد اور پیدائش کائنات کے بارے میں سوال تھے۔ ناصر نے آخر میں اس بات پر زور دیا کہ ہمیں نظم و ضبط اختیار کرنا چاہئے اور پانچ وقت کی نمازیں بروقت ادا کرنی چاہئیں اس کے علاوہ سوسائٹی میں امن کے قیام کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے اور یہ کہ سیٹلائٹ کے ذریعہ MTA دیکھیں۔

’چینو ہلز‘ نیوز نے اپنی اشاعت 29 جولائی 2006ء میں صفحہ پانچ پر ہمارے بین المذاہب کانفرنس کی خبر دی۔ خبر میں لکھا گیا ہے کہ احمدیہ مسجد بیت الحمید میں 19 جون کو پادری جائس کرک مور اپنے پیروکاروں کے ساتھ آئیں۔ ہر دو مذاہب کے لوگوں نے آپس میں تعارف حاصل کیا۔ پادری محترمہ نے تقریر کرتے ہوئے مذہب عیسائیت اور اپنے چرچ کے عقائد کا تذکرہ کیا۔ امام شمشاد نے احمدیہ مسلم جماعت کا تعارف کرایا اور بتایا کہ ہماری جماعت وہ ہے جس کی بنیاد اس زمانے کے موعود ریفارمر نے رکھی جس کا انتظار آخری زمانے میں سب مذاہب کر رہے ہیں۔ اور یہ بانی اسلام محمد ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ظہور ہوا۔

’چینو چیمپئن‘ نے اپنی اشاعت 29 جولائی تا 4 اگست 2006ء میں صفحہ C-5 پر ایک مختصراً خبر دی ہے جس کا عنوان ہے۔ مذاہب کی آپس میں میٹنگ۔‘‘

اخبار نے لکھا کہ 19 جون کو مسجد بیت الحمید آف احمدیہ مسلم کمیونٹی میں ایک چرچ کی پادری محترمہ جائس کرک مور اپنے لوگوں کے ساتھ تشریف لائیں۔ اس موقعہ پر انہوں نے عیسائیت کے عقائد بیان کئے اور اپنے لوگوں کا تعارف کرایا۔ امام شمشاد ناصر نے بھی جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعارف کرایا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ آخری زمانے میں جس ریفارمر نے آنا تھا وہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آچکا ہے اور وہ بانی جماعت احمدیہ ہیں۔ جن کا دیگر تمام مذاہب آخری زمانے میں انتظار کر رہے ہیں۔

’دی اورنج کونٹی رجسٹر‘ نے اپنی اشاعت 30 جولائی بروز اتوار 2006ء ورلڈ نیوز میں 3 تصاویر کے ساتھ خبر لگائی ہے۔ ایک تصویر میں ’’جامع مسجد نور‘‘ کے باہر کچھ لوگ نظر آرہے ہیں۔ تصویر کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ پاکستانی دیہاتی مسجد نور کے باہر ملاں کی تقریر سن رہے ہیں جنہوں نے گاؤں میں مسجد احمدیہ کو مسمار کر دیا ہے یہ گاؤں جندوساہی ہے جہاں یہ واقعہ پیش آیا۔

دوسری تصویر میں جماعت احمدیہ کی تباہ شدہ مسجد دکھائی گئی ہے اور تیسری تصویر میں جماعت احمدیہ کے افراد ہیں جنہوں نے جندوساہی میں واقعہ کے بعد چناب نگر میں پناہ لی ہے۔

خبر میں بتایا گیا ہے کہ: قرآن جلنے کی اطلاع پر پاکستان میں حالات تناؤ کا شکار ہو گئے۔ پاکستان کے گاؤں جندوساہی میں ہجوم قرآن پاک کی بے حرمتی کی خبر ملنے پر ڈنڈے اور مختلف قسم کے اوزاروں سے لیس ہو کر ایک بچے قاسم محمد کو مارنے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ جبکہ قاسم محمد کو اس واقعہ کا کوئی علم نہیں تھا۔ اس پر یہ الزام اس وجہ سے لگا تھا کہ اس کا تعلق مسلمانوں کے ایک خاص فرقہ سے تھا۔ لیکن مشتعل ہجوم نے اس کے باپ کی دکان، کئی احمدی گھر اور ٹریکٹر تباہ کر دیئے اور احمدیہ مسجد کو بھی گرا دیا گیا۔

13 سالہ قاسم محمد جانتا تھا کہ اس کو وہاں سے نکلنا ہوگا۔ وہ بھاگا اور ایک دوست کے گھر میں پناہ لینے کی کوشش کی مگر اس کو گھر میں داخل نہ ہونے دیا گیا اور ایک اور گھر میں ایک چارپائی کے نیچے گھنٹوں چھپا رہا جبکہ ہجوم باہر اس کو ڈھونڈ رہا تھا۔

احمدی جو کہ پاکستان میں 3 ملین اور پوری دنیا میں تقریباً 200 ملین ہیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ پر یقین رکھتے ہیں جو کہ 1908ء میں وفات پا گئے۔ وہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اللہ کے نبی ہیں۔ احمدی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ جبکہ پاکستان میں 1974ء کے آئین میں تبدیلی کرکے احمدیوں کو غیرمسلم سمجھا جاتا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ اس متعلقہ گاؤں میں جو کہ لاہور کے مشرق میں ہے اور 20000 کے افراد پر مشتمل ہے۔ ہجوم نے الزام لگایا کہ احمدی جو کہ 100 کے قریب ہیں نے قرآن کو جلایا جب کہ حمدیوں نے اس بات کی تردید کی ہے۔

احمدیوں نے کہا کہ مسجد کی صفائی کے دوران انہوں نے کچھ میگزین جلائے جبکہ مخالفین احمدیت نے خود قرآن کو جلا کر جماعت احمدیہ پر الزام لگانے کی خاطر ایسا کیا۔

24 جون کو پولیس نے قاسم محمد اور ان کے والد کو اپنی حراست میں لے لیا۔ اس کے علاوہ تین احمدیوں کو بھی قرآن پاک جلانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ احمدیوں کا کہنا ہے کہ ان کو پاکستان میں تبلیغ کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی وہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہہ سکتے ہیں۔ اور پاسپورٹ بناتے وقت اس بات پر دستخط لئے جاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا بانی ایک جعلی نبی ہے (اور اگر دستخط نہ کئے جائیں اور پاسپورٹ پر مذاہب اسلام نہیں لکھا جا سکتا)

عاصمہ جہانگیر جو کہ ایک غیر سرکاری حقوق انسانیت کی تنظیم چلا رہی ہیں کا کہنا ہے کہ احمدیوں کی Persecution ہو رہی ہے اور ان کو گورنمنٹ کی مدد کی ضرورت ہے۔

احمدی احباب کا موقف ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو نبی کریمؐ کی اتباع میں غیر شرعی نبی مانتے ہیں۔

اورنج کاؤنٹی رجسٹر نے پاکستان میں ایک گاؤں کے احمدیوں کی ربوہ چناب نگر میں پناہ گزین ہونے کی خبر شائع کی۔ وہ لکھتے ہیں کہ: گاؤں کے احمدی فرقہ کے لوگوں نے لاہور کے قریب چناب نگر میں پناہ حاصل کی۔ احمدی افراد کا کہنا تھا کہ یہ مولوی حضرات کے جھوٹ پر مبنی الزامات ہیں جن کو درگزر کرنے کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے۔

احمدی جو چند وساہی سے ہجرت کر کے آئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ گاؤں کی مساجد میں یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ اگر کوئی احمدی بھی واپس آیا تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔ گاؤں کے سب لوگ تاہم ایسے نہیں ہیں۔

اس نے یہ بھی بتایا کہ دو یا تین دن بعد گاؤں کے مولویوں نے گاؤں کے باہر سے ایک اور مولوی کو دعوت دی اور کہا کہ آؤ اکٹھے ہو کر احمدیوں کے خلاف مظاہرے کرتے ہیں۔

ریاض الحسن فریدی ایک مولوی نے کہا کہ اگر پولیس نہ آتی تو احمدی مارے جا چکے ہوتے۔ اس نے کہا کہ ہمیں قرآن کے جلانے پر انصاف چاہئے۔ لوکل کونسلر چوہدری غلام باری نے معاملہ کو کچھ سنبھالا اور کہا کہ اگر احمدی اپنے مخالفین پر اس سارے فتنہ انگیزی کا مقدمہ نہ کریں تو حالات کچھ نارمل ہو سکتے ہیں۔ اس نے کہا کہ اگر احمدی ان پر Charges لگائیں گے تو پھر اس سے ملتے جلتے حملے اردگرد کے دیہاتوں میں احمدیوں پر ہونا شروع ہو جائیں گے اور سارے پاکستان میں بھی ایسے ہی ہو گا۔

پاکستان نیوز نے اپنی اشاعت میں جولائی 2006ء صفحہ 7 پر ایک تصویر کے مختصراً خبر دی ہے۔ تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ گزشتہ ہفتے سان ہوزے کیلیفورنیا میں آٹھویں سالانہ قرآن کانفرنس کے موقعہ پر شرکاء خطاب کر رہے ہیں۔ جس میں مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر، واشنگٹن سے ڈاکٹر ظہیر الدین منصور اور فلاڈلفیا سے برادر منیر حامد نے خصوصی شرکت کی۔ اس کانفرنس میں 250 سے زیادہ لوگوں نے شرکت کی۔

تصویر میں رشید رینو صاحب پورٹ لینڈ، برادر منیر حامد (مرحوم) نائب امیر امریکہ، ارشاد ملہی صاحب مشنری سان فرانسسکو، ڈاکٹر ظہیر الدین منصور اور خاکسار سید شمشاد احمد ناصر تقاریر کر رہے ہیں جبکہ دوسری جانب سامعین بیٹھے ہیں۔

اردو لنک نے 15 سے 21 ستمبر 2006ء کی اشاعت میں کمیونٹی کے تحت ہماری ایک خبر دی ہے۔ اس خبر کا عنوان یہ ہے

انسانیت کی خدمت ہی سب سے بڑا جہاد ہے۔ مرزا مسرور احمد

اخبار لکھتا ہے: ورجینیا (پ ر) احمدیہ قادیانی کمیونٹی کے زیر اہتمام ڈلس ایکسپو سنٹر پر سالانہ اجتماع (جلسہ سالانہ میں امریکہ، کینیڈا، اور دیگر ممالک سے تقریباً 6 ہزار مندوبین شریک ہوئے۔ قادیانی کمیونٹی کا نعرہ ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' اجتماع کے موقعہ پر اسلام اور جہاد کے موضوع پر تقاریر ہوئیں اور امریکی عوام کو بتایا گیا کہ قادیانی جماعت معتدل مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ جماعت کے اجتماع میں مقامی لوگوں کی بڑی تعداد نے بھی شرکت کی، اجتماع سے سیٹلائٹ کے ذریعہ لندن سے خطاب کرتے ہوئے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور احمد نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ ''انسانیت کی خدمت ہی سب سے بڑا جہاد ہے'' انہوں نے گزشتہ سمندری طوفان اور زلزلوں کے مواقع پر جماعت کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا۔ قادیانی جماعت کی بنیاد 1889ء میں مرزا غلام احمد آف قادیان نے رکھی تھی اور آج دنیا بھر میں قادیانی جماعت کے لاکھوں ارکان موجود ہیں۔''

اردو لنک نے اپنی اشاعت 15 تا 21 ستمبر 2006ء صفحہ 6 پر ''دین کی باتیں'' کے تحت خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے

اسلامی عبادات کا اہم رکن۔ روزہ

اس مضمون میں خاکسار نے روزہ کی غرض کہ یہ اصلاح نفس کا ذریعہ ہے جیسا کہ قرآن مجید کی سورۃ البقرہ 2:184 میں ہے یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِینَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُونَ یعنی انسان خدا کی خاطر ہر ایک چیز چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔

ایک حدیث نبوی بھی درج ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس مضمون میں اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ روزے کس پر فرض ہیں نیز اخبار نے مضمون کے ایک حصہ کو جلی حروف میں درج کیا اور وہ یہ ہے:

''اللہ تعالیٰ نے رمضان کے مہینہ کو ایک اہم اور بابرکت مہینہ قرار دیا ہے۔ قرآن کریم کے نزول کا آغاز اس مہینہ میں ہوا جبکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں فرمایا:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ

(سورۃ البقرہ:186)

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب النار و صفدت الشیاطین (بخاری کتاب الصوم) یعنی جب رمضان کا بابرکت مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔''

اردو لنک کی اشاعت 22 تا 28 ستمبر 2006ء صفحہ 6 پر ''دین کی باتیں'' کے تحت خاکسار کا ایک مضمون شائع ہوا جس کا عنوان ہے۔ رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھایا جائے؟

اس مضمون میں جو کہ اخبار کے قریباً پون صفحہ پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ ہے شائع ہوا۔ مندرجہ ذیل باتیں لکھی گئی ہیں:

1۔ جنت رمضان کے استقبال کے لئے ایک سال سے دوسرے سال تک سجائی جاتی ہے۔ (حدیث)

2۔ دو شخص بڑے ہی بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرے وہ جس نے والدین کو پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جا سکا۔ حدیث

3۔ نماز باجماعت کا قیام کریں۔

4۔ تلاوت قرآن کریم روزانہ۔

5۔ نماز تہجد ادا کریں یعنی قیام اللیل کریں۔

6۔ نماز تراویح میں شمولیت اختیار کریں۔

7۔ دعائیں کریں، دعائیں کریں، دعائیں کریں۔ اس میں خاص طور پر یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اس ماہ اللہ سے مانگنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔ اور آیت کریمہ میرے بندوں کو بتا دو میں قریب ہوں اور دعائیں قبول کرتا ہوں۔

8۔ افطاری کے وقت کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اس وقت کو بے کار باتوں اور گپ شپ میں ضائع نہ کیا جائے۔

9۔ ذکر الٰہی، توبہ و استغفار اور درود شریف کثرت سے پڑھا جائے۔ (ان سب کی اہمیت و برکات قرآن و حدیث سے بیان کی گئی ہے۔)

10۔ قرآن کریم کی دعائیں اور احادیث نبویہ ﷺ سے کچھ دعائیں مع اردو ترجمہ بھی لکھی گئی ہیں۔ (جاری ہے)

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 7 تا 13 اکتوبر 2006 صفحہ C-5 پر مختصراً رمضان المبارک کے بارے میں خبر دی ہے کہ تمام دنیا میں مسلمان رمضان کے مہینہ سے گزر رہے ہیں جو کہ 24 ستمبر سے شروع ہوا ہے۔ مسجد بیت الحمید میں روزانہ شام کو درس کے ساتھ افطاری کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ ہر شخص کو اس میں شامل ہونے کی دعوت ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 13 اکتوبر 2006ء کو B-40 پر اس عنوان اور تصویر سے خبر دی ہے کہ چینو کی مسجد میں رمضان کا اہتمام۔ تصویر میں احباب کو افطاری کے وقت کھانا کھاتے دکھایا گیا ہے۔

سٹاف رپورٹر کے حوالہ سے خبر میں لکھا گیا ہے کہ رمضان کے شروع ہوتے ہی مسجد بیت الحمید میں رمضان کی عبادات کا اہتمام کیا جا رہا ہے جس میں احمدی مسلم جماعت نماز تراویح، درس القرآن کا روزانہ اہتمام کر رہے ہیں جو کہ امام مسجد کی قیادت میں ہو رہا ہے۔

امام شمشاد نے بتایا کہ آجکل رمضان میں وہ سورۃ لقمان کا درس دے رہے ہیں۔ جس میں مسلمانوں کو خاص طور پر ترقی امور کی طرف ہدایت دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ نماز باجماعت اور بچوں کی تربیت پر بھی اس سورۃ میں بیان ہوا ہے۔ قریباً 120 سے 125 لوگ روزانہ مسجد میں جمع ہوتے ہیں اور ہفتہ و اتوار کے دن 350 سے زائد حاضری ہوتی ہے۔ مسجد کی ہمسائیگی سے بھی غیر مسلم اور بچے اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اور وہ اسلام کی تعلیمات سے آگاہ ہو رہے ہیں۔

اردو لنک نے اپنی اشاعت 13 تا 19 اکتوبر 2006ء صفحہ 6 ''دین

کی باتیں'' کے تحت خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے۔ جمعۃ الوداع یا جمعۃ الاستقبال

اس مضمون میں خاکسار نے جمعہ کی فرضیت اور اہمیت قرآن کریم کی آیت سے واضح کی ہے۔ احادیث نبویہ ﷺ سے جمعہ کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اس ضمن میں 6 احادیث کا تذکرہ کیا گیا ہے جس میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّم اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اس کے بعد مضمون میں جمعہ کی نماز ترک کرنے پر آنحضرت ﷺ کا انذار بھی بیان کیا گیا ہے۔ آخر میں جمعۃ الوداع یا جمعۃ الاستقبال کے تحت لکھا گیا ہے کہ مسلمانوں میں ایک غلط تصور پایا جاتا ہے کہ جب رمضان کا آخری جمعہ ہو اس دن مساجد نمازیوں کی کثرت سے چھلک جاتی ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ آج کا جمعہ ایسا ہے جس میں سب گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اگلے رمضان کے آخری جمعے تک اب چھٹی! یہ جمعہ کا تصور بالکل غلط ہے۔

خاکسار نے یہ اس لئے لکھا کہ ہر ایک ''جمعہ'' کا اہتمام کیا جائے اور اس جمعہ کو جسے آپ الوداع کرنے آئے ہیں جمعۃ الاستقبال بنادیں تا آپ ائندہ ہر جمعہ کو جمعہ کی ادائیگی کرسکیں۔ مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر بھی ہے۔

پاکستان ٹائمز کیلیفورنیا نے اپنی اشاعت 19 اکتوبر 2006ء میں صفحہ 8 پر خاکسار کا ایک مضمون خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا جس کا عنوان ہے۔ رمضان المبارک اور عید کا پیغام

مضمون میں رمضان المبارک کے اختتام پر عید منانے کے بارے میں لکھا گیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے عید کے بارے میں جو ارشادات اور اپنی سنت قائم کی ہے وہ بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً آپ ﷺ نے فرمایا ''اپنی عیدوں کو خدا کی کبریائی بیان کرتے ہوئے سجاؤ'' عید کی تکبیرات کا بھی ذکر ہے۔ رمضان کا پیغام یہ ہے کہ عبادت الٰہی کی جائے، حقوق العباد کی ادائیگی کی جائے، نماز تہجد اور نوافل کی جو عادت رمضان میں پڑی ہے اس کو جاری رکھیں۔ اور نماز جمعہ کی باقاعدگی سے ادائیگی کریں۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 21 اکتوبر بروز ہفتہ صفحہ A-10 پر خاکسار کا نصف صفحہ سے زائد پر انگریزی میں مضمون شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان یہ ہے:

Counting the ways of God's blessings during Ramadan.

یعنی رمضان میں خداتعالیٰ کی برکات کس طرح حاصل ہوسکتی ہیں۔

یہ مضمون اردو میں لکھا گیا تھا تا پاکستانی اور انڈین کمیونٹی کے مسلمان رمضان سے فائدہ اٹھا سکیں اور ان سنتّوں کو زندہ کریں جو آنحضرت ﷺ کی سنت تھی کہ آپ رمضان کس طرح گزارتے تھے۔ اس مضمون کا انگریزی ترجمہ کر کے انگریزی اخباروں میں بھی دیا گیا۔ یہ اخبار ڈیلی بلٹن لاس اینجلس کا دوسرا بڑا اخبار ہے اور ہفتہ و اتوار کو اخبار کی اشاعت عام دنوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے اور لوگ زیادہ پڑھتے ہیں۔ اس لئے اس اخبار میں یہ مضمون شائع ہوا۔ درج ذیل امور کی تشریح لکھی گئی۔ اور پوائنٹس بیان کئے گئے۔ 1۔ رمضان کی برکات اور فضیلت۔ 2۔ نماز باجماعت۔ 3۔ تہجد۔ 4 ۔ تراویح کی نماز۔ 5۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم۔ 6۔ دعائیں کریں۔ 7۔ ذکرِ الٰہی۔ 8۔ توبہ، استغفار، درود شریف کی کثرت۔ 8۔ صدقہ وخیرات مالی قربانی غرباء کا خیال اور ان کی ضرورتوں کو پوری کرنا۔ 9۔ فطرانہ کی بروقت ادائیگی۔ 10۔ اعتکاف اور طریق اور اہمیت۔ 11۔ لیلۃ القدر کی تلاش۔ 12۔ عیدالفطر کیوں منائی جاتی ہے اور کیا طریق ہے۔

آخر میں خاکسار کا نام مسجد کا ایڈریس اور فون درج کیا گیا ہے۔

اردو دلنک نے اپنی اشاعت 26 اکتوبر 2006ء کی اشاعت میں خاکسار کا مضمون بعنوان رمضان المبارک اور عید کا پیغام دو تصاویر کے ساتھ شائع کیا۔ ایک تصویر خاکسار کی ہے دوسری تصویر میں لوگ نماز ادا کر رہے ہیں۔ اس مضمون میں عید کی روح اور اسے کس طرح منانا چاہئے۔ رمضان کا ایک پیغام عبادت الٰہی۔ (جس میں پانچ نمازیں، تہجد، جمعہ کی ادائیگی، نوافل ہیں) دوسرا پیغام خدمتِ خلق اور اس کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ عید کے موقعہ پر ضرورت مند افراد کا خاص خیال رکھا جائے۔

نوٹ: اخبارات سے جماعت احمدیہ کے بارے میں پڑھنے سے کالج، یونیورسٹیوں اور سکولز سے اساتذہ، طلباء اور ان کے والدین کے فون کالز بھی آتے ہیں کہ انہیں اسلام کے بارے میں معلومات چاہئیں۔ بعض اوقات اساتذہ اور پروفیسرز اپنے کالج وغیرہ میں اسلام کے بارے میں لیکچر دینے کے لئے بھی دعوت دیتے ہیں اور بعض اوقات طلباء اور والدین مسجد کا وزٹ بھی کرتے ہیں۔

چنانچہ خاکسار کو علاقہ کے اکثر سکولوں اور کالجوں سے اس قسم کی دعوت ملتی رہی ہے اور وہاں جاکر اسلام کی تعلیمات پر لیکچر دینے کی توفیق بھی ملی۔

Riverside Community College کا ایک فلاسفی ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ مسٹر مائیکل سی رومیرو نے خاکسار کو شکریہ کا خط لکھا جو افادہ کے لئے درج کیا جارہا ہے۔

Riverside Community College

Imam Shamshad A.Nasir

Ramona Ave 11941

Chino, California 91710

November 14, 2006

Dear Imam Shamshad

Thank you for being a guest speaker in my World Religions classes on November 9th and November 14th of 2006. I really enjoyed your very interesting discussion on the basic concepts and tenets of Islam (e.g., the Five Pillars of Islam). In addition, I appreciated your perspective on how other religions such as Christianity and Judaism share common religious values and ideas with your own religion of Islam. Also, given the students' comments and questions in class, and your considerate answers to these students' questions, I really believe that the students have become more aware and understanding of the Islamic religion

I hope in the future, you may visit my World Religions courses again. You are always welcome to come and speak in my classes. Your guest speaking is very helpful in making this class more exciting and engaging for the students

If I can be of any help to you, please do .0450-not hesitate to call me at (626) 419

Thank you very much for your time and efforts

Sincerely

Michael C.Romero

Insturctor-Philosophy Department

Riverside Community College

Norco Campus

اردو لنک۔ اپنی اشاعت 4 جنوری 2007ء کی اشاعت میں صفحہ 7 پر خاکسار کے مضمون ''اسلام میں عورت کی عظمت احترام اور عزت۔ مغربی معاشرہ میں'' کی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کرتا ہے۔

خاکسار نے اس مضمون کی پہلی قسط میں سب سے پہلے تو تمام قارئین کو نئے سال کی مبارک باد دی ہے اور لکھا ہے کہ ہمارا مہربان خدا اس سال کو سب کے لئے برکتوں، رحمتوں اور کامیابیوں اور خوشیوں کا سال بنادے۔ گزشتہ کوتاہیوں، غفلتوں کی پردہ پوشی فرماتے ہوئے ہمیں آئندہ سال میں اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق دے جو اس کی رضا اور پیار کا ذریعہ ہوں۔

خاکسار نے مزید لکھا کہ نئے سال کے آغاز میں خاکسار نے ایک ایسے مضمون کا انتخاب کیا ہے جو کچھ عرصہ تک چلے گا۔ یہ مضمون اس وجہ سے چنا ہے کہ ہم جس معاشرہ میں رہ رہے ہیں اور جسے مغربی معاشرہ کہا جاتا ہے اس میں قرآنی تعلیمات سے عورت کی عظمت اور احترام اور عزت کو بیان کیا جائے۔ اور اس طرح پھر عملاً بھی اسے ثابت کریں تا مغربی معاشرے میں اسلام کی برتری ثابت ہو۔

اس وقت موجودہ زمانے میں مغربی اقدار نے لوگوں کی آنکھوں کو خیرہ کیا ہوا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ بس سب کچھ یہی ہے اور اسی معاشرہ کی چکاچوند روشنی میں مضمر ہے۔ وہ یا تو بھول رہے ہیں یا جان بوجھ کر بھولے بن رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت اسلام دجال کے نرغے میں ہے، عیسائیت اور یہودیت ہر دو اسلام پر اپنے دانت تیز کر رہے ہیں اور کوئی تیر بھی ایسا نہیں جو وہ بھولے سے بھی اسلام کے خلاف استعمال نہ کرتے ہوں۔ بلکہ عیسائی معاشرہ اور یہود نواز قومیں کبھی قرآن کی تعلیمات پر حملہ آور ہوتی

ہیں تو کہیں آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کو نشانہ بنا رہی ہوتی ہیں۔

خاکسار نے اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آئینہ کمالات اسلام سے یہ عبارت تحریر کی ہے:

’’اس زمانہ میں جو کچھ دینِ اسلام اور رسولِ کریم ﷺ کی توہین کی گئی اور جس قدر شریعت ربانی پر حملے ہوئے اور جس طور سے ارتداد اور الحاد کا دروازہ کھلا کیا اس کی نظیر کسی دوسرے زمانہ میں بھی مل سکتی ہے؟ کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس ملک ہند میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا اور چھ کروڑ اور کسی قدر زیادہ اسلام کے مخالف کتابیں تالیف ہوئیں اور بڑے بڑے شریف خاندانوں کے لوگ اپنے پاک مذہب کو کھو بیٹھے یہاں تک کہ وہ جو آلِ رسولؐ کہلاتے تھے وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمنِ رسول بن گئے اور اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم ﷺ کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا اور دل رو رو کر یہ گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو وَاللّٰہِ ثُمَّ وَاللّٰہِ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول کریمؐ کی گئی دُکھا۔‘‘

خاکسار نے دجالی معاشرہ کا حال بیان کرتے ہوئے لکھا کہ کوئی بھی مجلس غیرمسلموں کے ساتھ ایسی نہیں ہوتی جہاں یہ سوال نہ اٹھایا گیا ہو کہ اسلام نے عورت کو جائز مقام نہیں دیا بلکہ تھرڈ کلاس سیٹیزن سمجھا ہوا ہے اور ہوسکتا ہے کہ بدقسمتی سے کسی مسلمان خاتون کے خیال میں بھی یہی سوال اٹھا ہو۔

خاکسار نے چینو میں سینٹ پال کیتھولک چرچ کے ایک واقعہ کا ذکر کیا کہ وہاں خاکسار کو اسلام کی تعلیمات بیان کرنے کے لئے بلا لیا گیا تھا۔ وقت صرف پون گھنٹہ تھا مگر دلچسپی اس قدر تھی کہ دو گھنٹے یہ پروگرام جاری رہا۔ خاکسار نے پہلے آنحضرت ﷺ کا تعارف کرایا، پھر قرآن مجید کا، پھر پانچ ارکان اسلام بیان کئے اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایک سوال اس چرچ میں یہ کیا گیا کہ

’’آپ مسلمان عورتوں سے اچھا اور صحیح سلوک نہیں کرتے اور انہیں بند رکھتے ہو، انہیں آزادی نہیں دیتے۔ یہ کیا بات ہے؟‘‘

خاکسار نے اپنے اس مضمون میں وہ جواب بھی لکھا۔ میں نے انہیں بتایا کہ یہ آپ کی غلط فہمی ہے اور اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت کہ آپ نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ اسلام نے جو آزادی، حقوق، عزت و احترام عورت کو بخشا ہے وہ کسی اور مذہب نے عورت کو نہیں دیا۔

خاکسار نے انہیں پوچھا کہ جس آزادی پر آپ خوش اور نازاں ہیں کیا وہ آزادی آپ کو حضرت مسیح علیہ السلام نے دی ہے؟ انجیل کے کس باب اور کس آیت میں یہ بات لکھی ہے کہ عورتوں کو یہ آزادی ہو گی اور خصوصاً وہ آزادی جس پر آپ اس وقت نازاں ہیں۔ کیا یہ بائبل کی تعلیم ہے؟ اگر ہے تو کہاں درج ہے؟

آپ تو اپنے کلچر کا میرے مذہب کے ساتھ مقابلہ اور موازنہ کر رہے ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے مذہب کی حسین تعلیم عورتوں کے بارے میں پیش کریں اور پھر اسلامی تعلیمات کے ساتھ اس کا موازنہ کریں۔ اس کا ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

خاکسار نے اسی مضمون میں ایک اور واقعہ میری لینڈ کا ذکر کیا کہ وہاں پر چند پادریوں نے ہمیشہ مجھے یہی سوال کیا کہ اسلام میں عورتوں کے ساتھ زیادتی کی جاتی ہے۔ میٹنگز میں بھی انہیں الگ الگ بٹھایا جاتا ہے۔ مساجد میں بھی انکے لئے الگ الگ جگہ ہے دیگر پارٹیوں میں بھی آپ انہیں الگ رکھتے ہیں وغیرہ۔

میں ہر دفعہ ہر میٹنگ میں انہیں عورتوں کے بارے میں اسلامی تعلیم بتاتا تھا۔ مگر وہ وہیں کے وہیں اور اگلی میٹنگ میں پھر وہی سوال۔ اس طرح کوئی 3-4 مرتبہ ہوا۔ ایک دن پھر خاکسار نے انہیں کہا کہ اگلی میٹنگ میں آپ لوگ اپنے اپنے مذہب (بائبل۔ انجیل) سے عورت کے مقام کو بیان کریں۔ اس پر سب نے بالاتفاق کہا کہ نہیں۔ ایک دو پادریوں نے تو ہنستے ہوئے یہ بھی کہہ دیا کہ اگر ہم بائبل کی تعلیم عورت کے بارے میں بیان کریں تو ہمارا تو چرچ ہی نہیں چلے گا۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاءاللہ)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

بِسۡمِ اللّٰہِ کے کہنے میں بڑی برکات ہیں اور بِسۡمِ اللّٰہِ لکھ کر یا پڑھ کر کسی کام کا آغاز بابرکت ہو جاتا ہے۔ بازار سے نیا قلم خریدتے وقت اگر اسے چیک کرنا ہو تو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لکھ کر کریں۔ یا نئے قلم کو استعمال میں لاتے وقت لفظ اللہ تعالیٰ یا بِسۡمِ اللّٰہِ لکھ کر کرنا چاہیے۔

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

تو یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے ہی ملاؤں اور نام نہاد علماء کا طریق چلا آرہا ہے۔ پرانے واقعات بھی کئی ایسے ملتے ہیں کہ جب احمدی قرآن کے ذریعہ سے کوئی دلیل ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، آیات کے ذریعہ سے، تو ہمیشہ یہ لوگ حدیث اور دوسری باتوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ وہ حدیثیں جن کی اپنی مرضی سے interpretation کرتے ہیں یا دوسرے علماء کی باتیں۔ ایک صحابی کا پرانا واقعہ بھی اس طرح ہی ملتا ہے کہ انہوں نے جب بیعت کی ہے تو ایک بڑے عالم کو انہوں نے کہا کہ میں نے احمدی مولوی صاحب کو اس بات پر منا لیا ہے کہ وہ قرآنِ کریم سے وفاتِ مسیح ثابت کر دیں۔ وہ عالم صاحب کہنے لگے کہ میں ان لوگوں کو کھینچ کھینچ کر قرآن سے باہر لا رہا ہوں، دوسری طرف لے کر جا رہا ہوں، تم اُنہیں پھر اُسی طرف لے آئے ہو، قرآنِ کریم سے تو ہم حیاتِ مسیح ثابت ہی نہیں کر سکتے۔ تو یہ تو ان کے پرانے طریقے کار ہیں۔

(ماخوذ از تذکرۃ المہدی مولفہ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ 155 تا 158 مطبوعہ قادیان ایڈیشن 1915ء)

انصر عباس صاحب مبلغ بینن لکھتے ہیں کہ آجاجی ذنبومے (Ndjadji Zimbomy) میں 12/ جولائی 2011ء نمازِ مغرب کے بعد تبلیغی پروگرام شروع ہوا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور آپ کے ذریعے سے اسلام کی ترقی بتائی گئی تو گاؤں والوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم بھی اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں، وہیں جانا چاہتے ہیں جہاں اسلام کی ترقی ہو رہی ہے۔ جن کے ذریعہ سے اسلام کی ترقی ہو رہی ہے، چنانچہ اُس مجلس میں 167 افراد نے بیعت کی توفیق پائی۔ تو واپس جانے سے قبل ہمارے مربی صاحب نے، معلم نے کہا کہ ہم پرسوں آئیں گے کیونکہ پرسوں جمعہ کا دن ہے اور آپ لوگوں کے ساتھ جمعہ پڑھیں گے۔ یہ لوگ جنہوں نے بیعت کی یہ لوگ پہلے مسلمان تھے اور ان کی حالت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا لیں کہ جب ہم نے کہا کہ پرسوں آئیں گے اور جمعہ پڑھیں گے، تو اس بات پر گاؤں والوں نے بڑی حیرت سے پوچھا کہ جمعہ کیا ہوتا ہے؟ ہم نے تو کبھی جمعہ نہیں دیکھا، نہ کبھی پڑھا ہے، پندرہ سال سے ہم مسلمان ہیں، آج تک کسی مولوی نے ہمارے کسی بڑے مذہبی لیڈر نے ہمیں یہ نہیں بتایا کہ جمعہ بھی پڑھا جاتا ہے۔ چنانچہ جمعہ والے دن وہاں جا کر جمعہ پڑھایا گیا۔ پھر ان لوگوں کا ریفریشر کورس بھی کیا۔ اُنہیں سمجھایا گیا کہ اصل اسلام کی تعلیم کیا ہے، جمعہ کیا ہے؟ نماز کیا ہے؟ عیدین کیا ہیں؟ باقی کیا عبادتیں ہیں؟ قرآنِ کریم کی کیا تعلیم ہے؟ بلکہ یہ لکھتے ہیں کہ اس کے ساتھ والے گاؤں میں بھی لوگ احمدی ہوئے تھے، اُنہیں بھی یہاں جمعہ پڑھنے کا کہا گیا کہ اگلی دفعہ یہاں جمعہ آ کر پڑھیں تو یہ جواب ملا کہ ہمارے سالہا سال سے ان گاؤں والوں سے اختلافات چل رہے ہیں۔ (پہلے گاؤں میں جہاں 167 آدمی بیعت کر کے شامل ہوئے، اُن سے ہمارے اختلافات چل رہے ہیں) نہ ہم کبھی وہاں گئے ہیں اور نہ ہی یہاں اُن کا آنا ہم پسند کرتے ہیں۔ دونوں گاؤں کے بڑے پرانے اختلافات تھے۔ پھر دونوں گاؤں والوں کو جو احمدی ہوئے تھے الگ الگ کر کر سمجھایا گیا کہ ہم احمدی ہو گئے ہیں، احمدی ہونے سے ہمارے اختلافات ختم ہو گئے ہیں، آج ہم دوبارہ ایک ہو گئے ہیں اور ہمیں ایک ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ہر ایک کو جمع کرنے آئے ہیں، اکٹھا کرنے آئے ہیں، ایک بنانے کے لئے آئے تھے تا کہ ہم مسلمان ایک ہو کر اسلام کی ترقی کے لئے آگے بڑھیں اور اس لئے بہرحال ہمیں اکٹھا ہونا چاہئے اور مل کے جمعہ پڑھنا چاہئے۔ چنانچہ دونوں پہ اس کا اثر ہوا اور جو مدتوں کے بچھڑے ہوئے تھے آپس میں لڑائیاں تھیں ہوسکتا ہے قبائلی لڑائیاں ہوں جمعہ کے ذریعہ پھر مل گئے اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جماعت کے ذریعہ سے یوم الجمعہ کا مضمون بھی ایک نئے طریقے سے پورا ہوا۔ پندرہ سال کے بعد ان لوگوں نے جمعہ پڑھا اور پھر اس جمعہ کی برکت سے دونوں گاؤں کے آپس کی رنجشیں بھی ختم ہوگئیں۔ بس جب یہ باتیں ہوتی ہیں تو پھر صرف رنجشیں ختم نہیں ہوتیں، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ کا ایک مضمون شروع ہوتا ہے۔ پھر ایک دوسرے کی خاطر رحم کے جذبات اُبھرتے ہیں، قربانی کے جذبات اُبھرتے ہیں اور یہی ایک مومن کی شان ہے اور یہی وہ پاک تبدیلیاں ہیں جن کو پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے۔

(خطبہ جمعہ 2/ ستمبر 2011ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: چوہدری نعیم احمد باجوہ ۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن لندن

برکینا فاسو کے ریجن بانفورا میں عطیہ خون

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ خدمت خلق کے میدان میں ہمیشہ صف اول میں شمار ہوتی ہے ۔ خدمت انسانیت کے روزانہ بیسیوں قسم کے پروگرام منعقد ہوتے ہیں۔ برکینا فاسو میں جماعت احمدیہ کے زیر انتظام ہسپتال اور آنکھوں کے فری آپریشنز کے علاوہ دیگر ذرائع سے بھی بے شمار مریضوں کو صحت کی سہولت بہم پہنچائی جارہی ہے ۔ خدمتِ خلق کا ایک بہت اہم ذریعہ خون کا عطیہ دینا ہے۔عطیات خون زندگی بچانے میں مدو مدد گار ہوتے ہیں۔

جماعت احمدیہ برکینا فاسو ہر سال عطیات خون کے سینکڑوں یونٹ مختلف ہسپتالوں کو دیتی ہے۔ برکینا فاسو میں خون کا عطیہ کرنے والی تنظیموں میں جماعت احمدیہ صف اول میں شمار ہوتی ہے ۔ دوران سال ہر ریجن میں عطیات خون کے پروگرام منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ بہت دفعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ کسی مقامی ہسپتال کو خون کی ضرورت محسوس ہوئی تو براہ راست جماعت احمدیہ سے رابطہ کیا۔ انہیں یہ یقین ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد خدمت خلق کے لئے ہمیشہ تیار رہتے اور جماعتی نظام اتنا منظم اور فعال ہے کہ فوری ایسی ضروریات کو پورا کرسکتا ہے۔

مورخہ 30 مئی 2021ء کو بانفورا شہر کے خدام نے مقامی ہسپتال کی ضرورت پوری کرنے کے لئے خون کے عطیات دئے۔کل سترہ خدام نے عطیہ دیا۔ مقامی ہسپتال کی انتظامیہ نے دل کی گہرائیوں سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ انتظامیہ نے اس بات کا برملا اظہار بھی کیا کہ جب بھی ہسپتال کو عطیات خون کی ضرورت ہوتی ہے توسب سے پہلے ہماری نظر جماعت احمدیہ کی طرف اٹھتی ہے۔ہمیں یقین ہوتا ہے کہ افراد جماعت احمدیہ خدمت انسانیت کے جذبے کے تحت ضرور آگے آئیں گے اور ہماری ضرورت پوری ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جماعت احمدیہ برکینا فاسو کے خدام خدمت خلق کے اس علم کو بلند سے بلند کرتے چلے جائیں۔ ہمارا ہر قدم پہلے سے آگے اٹھنے والا ہو۔ ہماری ہر حالت پہلی حالت سے بہتر ہو۔ خلافت کے زیرسایہ جماعت احمدیہ برکینا فاسو ترقی کی شاہراہوں پر تیز سے تیز تر قدم مارتی چلی جائے۔ خدا تعالیٰ ہماری ہر قربانی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

رپورٹ: سید فرخ احمد شاہ مربی اطفال۔ جارجیا، امریکہ

جماعت احمدیہ امریکہ کی صد سالہ تاسیس کے موقع پر جارجیا کے اطفال اور ناصرات کا مقابلہ مضمون نویسی

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ اٹلانٹا جارجیا کو جماعت احمدیہ امریکہ کے سو سال مکمل ہونے پر ایک مقابلہ مضمون نویسی کروانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

اس مضمون نویسی کے مقابلہ میں اٹلانٹا جارجیا کے اطفال اور ناصرات کو مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک موضوع پر مضمون لکھنے کو کہا گیا۔

1۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔
2۔ محترم صوفی مطیع الرحمان صاحب۔
3۔ امریکہ میں جماعت احمدیہ کے سو سال۔
4۔ جارجیا جماعت کی تاریخ۔

اس مقابلہ میں سند کے ساتھ ساتھ نقد انعام بھی رکھا گیا تھا۔ اول انعام 150، ڈالر۔ دوئم انعام 100، ڈالر اور سوئم انعام 50، ڈالر اس کے علاوہ خصوصی انعام 20، ڈالر۔

اس مقابلہ کے نتائج کے مطابق اطفال:

اول عزیزم زوہیب احمد۔ دوئم عزیزم طٰہ سید احمد۔ سوئم عزیزم سکندر چیمہ۔

خصوصی انعامات:۔ عزیزم جلیس احمد اور عزیزم ولید احمد۔

ناصرات:

اول عزیزہ فزا احمد۔ دوئم عزیزہ ماہا سید احمد۔ سوئم عزیزہ ایشا راحت۔

خصوصی انعامات: عزیزہ مناہل جمیل۔ عزیزہ جنت امام۔ عزیزہ درثمین ندیم۔

اعزاز پانے والے اطفال میں مکرم حماد احمد خان صاحب مربی سلسلہ اور ناصرات میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے انعامات تقسیم کئے۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور ان کے علم میں مزید ترقی دے۔ آمین

طلوع وغروب آفتاب

23جون2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:12	19:06
مدینہ منورہ	04:03	19:14
قادیان	03:44	19:38
ربوہ	03:24	19:17
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:18	21:23